رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۸۳



توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تمیز مضامین نہیں ہوتے جو صرف ہاتھوں ہاتھ بکنے والوں کی طرح چٹخارے کی گنجائش نہیں رکھتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابلِ ضحک امور پر خندہ زن ہوتا ہے۔ دوسرے اس نے سیاسی کی تنقید بھی کرتے ہیں اور گرتے بھی۔ اودھ پنچ صرف ادبی بضاعت پر قانع اور فتوحات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر تعجب نہ کیجئے۔ ہم کسی کی پرچہ یاں چھاپتے ہیں۔ اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدّت۔ ساتھ کی ہمراہی بے روپے سے ہماری گذشتہ جیسی صحیح تاریخی واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر لٹریچر۔ انشاءاللہ سال بھر کے مجموعے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرتِ اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) خادمانِ مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا مہتمم صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ منفعت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ ورنہ ہم نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلافِ حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب زاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستہ میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار خطوط بنام منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روپے لگانے پر نیاز مند منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضرِ خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی ضخامت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا اعدہ قسم کا نہیں ہوتا۔

(۷) میعادِ خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آوے یا زیادہ تنگ شاپی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا آئندہ خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی جوابی کا جواب لکھنا چاہیے جسکی بندگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہونا۔

نوٹ

جو حضرات خط بھیجیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵۰ ۔ نمبر ۴۰

مضامین ـ

۱۰ ، نومبر ۱۹۲۹ء

وائسرائے کا اعلان

رباعیات

جس کی تھی دھوم آ گیا پیش نظر ۔ انگریزی پالیسی کا سرسبز شجر
سرکار نے کانگرس کو تسلیم کیا ۔ لیجیے اب اعتبار کا تازہ ثمر

دہلی لندن میں ایک ساتھ

دہلی لندن میں ہو گیا ہے اعلان ۔ تصدیق بھی ہو چکی ہے گرشتہ فرمان
لیکن دیکھے جو کچھ کہ وعدہ ہے کیا ۔ سن لے اسے کان کھول کر ہر انسان

اعلان پر اختلاف آرا

سنتے ہیں بڑے لاٹ کی اسپیچ ہو گول ۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کچھ ابھی ہے قول
کالونی کی ہمسری کا وعدہ ہی منظور ۔ برٹش کی پالیسی کا کیجے اب گول

ہوس آف لارڈز میں ہم چیخ

ہرگز سیڈ بولتے نہیں بیچ بول ۔ ریڈنگ اور دھیرے ہیں اسپیچ کا بھول
اب مرگئی پالیسی لیلا یہ صورتی بات ۔ ان دونوں نے کھول دی ہے اعلان کی پول

یعنی

یہ تو مطلب نہیں کہ کل جائے گا آج ۔ کہتے ہیں جسے زمانے میں سب سوراج
اس کی راہ کہ کب آئے بتا سکتی نہیں ۔ یہ طے کرے گا پھر کبھی برٹش سماج

ہوس آف لارڈز کے مباحثہ پر ہنڈیا کھل گئی

دولتمندوں کا ہوس دربار خاص ۔ کرتا ہے سن کو بہت اظہار خاص
لیکن جو کچھ کہا ہے جتلانے کو ہے ۔ پوشیدہ ہے اعلان میں انکار خاص

یعنی

سب وقت آنے کا ٹوٹنے کا جو ہے ۔ جلدی نہیں ہو سکتی نہ کچھ جوگی ڈر ہے
کہتے رہیں دیکھیں اب گراتے رہو وقت ۔ بے وقت کی شہنائی یہ بجتے ہیں گے

کچھ نوجوانان بنگال و نیز دیگر صوبجات

سبھاش یہ کہتا ہے کہ ہو گول مول ۔ اعلان میں گتھیاں ہیں تریاں ہیں اور ہول
کچھ اور بھی ہم وطن کہہ اٹھے ہیں ۔ سچ ہے کہ سرمایہ ہیں دور کے ڈھول

یعنی

آزادی کا ذکر ہی نہیں ہے اس میں ۔ کالونی کی ہمسری نہیں طے اس میں
اسپیچ کے بعد حال ہو گا ظاہر ۔ پنہاں ہے عجیب کون سی شے اس میں

یعنی

اک بات ہو اعلان جو کہ کانفرنس کے ساتھ ۔ اقرار ہوا ہے جو جاری ازتیس کے ساتھ
سنتی میں جو فرق ہے حل ہو جائے گا ۔ ہو بحث انہیں سے ہندو نفس کے ساتھ

(اعلان وائسرائے میں اس کے متعلق گیا اعلان میں بحث کانفرنس متعلق)

اعلان کا اثر

اس کا تو علی ہے کا ہندوستان پر ۔ یعنی چھتیس کروڑ جسم و جان پر
سب پر اس کا اثر برابر ہو گا ۔ یہ علاوہ ازیں مسلم افغان پر

بے وقت کسی کو کچھ ملا ہے؟

اعلان کا یہ خلاصہ مضمون سمجھو ۔ موجود جو نہیں اسے ہی موجود سمجھو
بے وقت کسی کو کچھ ملا ہے یارو ۔ وعدہ جو ہوا اسی کو [illegible] سمجھو

کانگرس کے کچھ لیڈر اعلان کو پسند کرتے ہیں

گاندھی اور موتی لال کو ہے منظور ۔ ہیں عقل کے پورے اور کام کا ہے شعور
سنگھ لیڈر بھی اسکے طرفدار ہیں ۔ مانتے نہیں اعلان میں کوئی بھی قصور

(مختلف لیڈروں نے مل کر جواب اعلان)

اک رائے ہو کے جواب اعلان دیا ۔ سب نے یہ جس کے حق الامکان دیا
اب اور جواب دیجئے سرکار کو کیا ۔ ان پان امانچ نے پاسبان دیا

کانگرس کی چار شرطیں پہلے منا، ہاں تب آگے قدم بڑھے

قیدی آزاد ہوں اگر ثابت ۔ تعداد ہو کانگرس کی ثابت افزا
ہم چاہتے ہیں کہ سب کو ملے ۔ چھوڑے سرکار اپنے دل کی ڈبیا

ق

یہ تو نہیں ہے ہر طرح سے منظور ۔ لندن میں جو کانفرنس ہے چشم بد دور
اعلان دوم خود جو نکلتا کھلا ۔ ہمیں ہے ہم چھوڑ دیں ہے دور

سر شنکلی ریڈ ٹائمس میں لکھتے ہیں

کالونی کی ہمسری کا وعدہ ہے جو شی ۔ ہر گز نہ اٹھ جائے طوفان خروش
پوری نہ کرے گی سلطنت انگلشیہ اگر ۔ خالی ہندوستان سے ہو گا آخوش

جھوٹوں سے پیار نہیں

اب ایسی کس طرح سے بھی یاری نہیں ۔ سب طرح سے جیت سمجھو انکار نہیں
کہتے ہیں جو وائسرائے وہ ہو گا ضرور ۔ کیا سمجھے جو جھوٹوں سے تو پیار نہیں

بگڑے ہوئے نوجوانوں سے

کیوں بیٹھے ہو سب جو نظر بد نہ کرو ۔ جو کچھ ملتا ہے اس کو تم رد نہ کرو
اک دن میں کہیں ملتی ہیں ایسی چیزیں ۔ اصلاح سے کانگرس کی اب جد نہ کرو

تھوڑی کی بات

اک اور وعدہ سر پہ دھرے رکھو ۔ ہر وقت کہیں گے وہ بہ دعا وا ر کھو
تا منزل مقصود پہنچ جاؤ گے ۔ اسپ کا ورق کا جاری کا وار رکھو

ددم م ۸

جدید اللغات

(ردیف با)

بازی۔ واردات شکستہ دل کا ساماں سعد سیفی کی جھنکی زندگی اسی کا نام ہے۔ آخر فتح میں لا سکتا۔

باب۔ کتاب کے پیٹ کے بچے۔ اصل کے اُپج۔

بابا۔ فقیروں کا تکیہ کلام۔ بچوں کا ابا جس کو دادا کہتے ہیں۔ اور ادھاروں کی پرستش ہو کر خوشبو سے جو ہو جاتا ہے۔

بابو۔ مونچھ منڈا کلرک ایک ہو کر صرف ٹوپی کی ضرورت نہ ہو۔ کسی صاحب لوگوں کی عجیب میں اگر بیں عیب پیدا ہو جاتا ہے۔

باجا۔ مسلمانوں کی چڑ۔ بلکہ مسجد سے شغل ہے۔

باجی۔ نوجوان نوعمر لڑکیوں کا لقب۔

بادام۔ وہ چیز جس کا [illegible] بیبی معشوقوں کی آنکھ۔

بادنمائی۔ انگریزوں کے [illegible] جاموں کا قول۔ [illegible] کی [illegible] زندگی کی [illegible] [illegible]۔

باد صبا۔ [illegible] کا [illegible] معشوقوں کی [illegible] والی اتا۔

بادہ۔ [illegible] حلال۔ [illegible] جاتو آدمی کا وسیلہ شاعروں کی لطیف رتعل [illegible] کے [illegible] کا ذریعہ [illegible] [illegible] کے عقل [illegible] جاتی ہے۔ حضرت واعظ کا موضوع بحث۔

بار۔ صحبت ناجنس مجلس میں مہمان کی آمد۔ بیوی بچوں سے [illegible] میاں بیوی کے جھگڑے [illegible] کی ملامت۔ [illegible] کے [illegible] ملتا ہے۔ [illegible]

بار بردار۔ [illegible] کا [illegible]۔ احسان حامل انسان۔

بارود۔ [illegible]

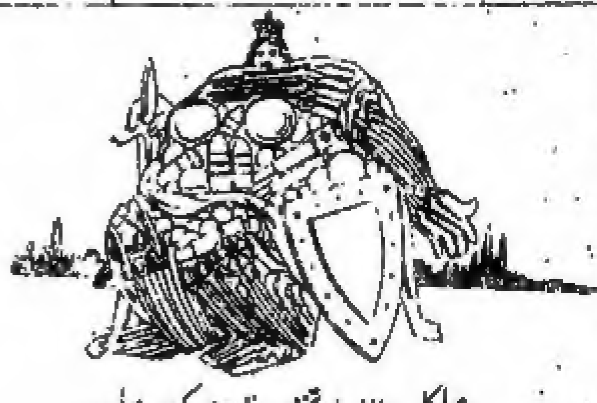
بچوں کی دادو کا بچہ۔ [illegible] کا وصل [illegible] دل کی عداوت۔ مجلس کی جوتی۔ [illegible]

باڑ۔ بازی۔ بہت ہندوستان مسلمانوں کا [illegible] مختلف قسم بازی۔ [illegible] بازی۔ [illegible] بازی۔ [illegible] بازی۔ [illegible] بازی۔ خوشنگ بازی۔ [illegible]

باشی۔ [illegible] ہندوستانی [illegible] کرے۔ [illegible]

بانکی۔ [illegible] کی خاکروبی۔

بالائی۔ آمدنی تنخواہ سے علاوہ۔ مال مفت۔ سرکاری ملکے کا [illegible] [illegible]



اصلاح کل برطانیہ بعد تخفیف قوت عسکری را ملاحظہ

[illegible] چیز۔ پاک ظاہر کمائی۔

باقی۔ [illegible] گھر خراد۔ خانہ [illegible] صاحب [illegible]

بالغ۔ ۱۸ سال کا مرد ۱۴ سال کی عورت۔ [illegible] قبل [illegible] قابل [illegible] [illegible] آگئی۔

بان۔ [illegible] لغات [illegible] کا [illegible] [illegible]۔

بانجھ۔ خراد [illegible] [illegible] بے الف اور [illegible]۔ [illegible] گھروں کی [illegible] کا [illegible] جانوں کی [illegible] بچپن کی [illegible] [illegible] محبت۔ [illegible] بہت [illegible] [illegible] آوارہ [illegible]۔ [illegible] کا [illegible]۔ [illegible] مشہور ہو [illegible] طلاق بدل گیا ہے۔

بزرگ شیخ [illegible] [illegible] [illegible] کا نام ہے جو باپ دادا کی [illegible] ہیں ہے۔ کہ لوگ بھی [illegible] بچوں کے [illegible] [illegible] ہو گیا ہے کہ [illegible] [illegible] ہوا اور ہر [illegible]!

بریانی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ [illegible]۔ [illegible] دل [illegible] [illegible] کے معنی آپ [illegible] دولت کی [illegible] دولت اور حکومت [illegible] ہے۔

اب [illegible] [illegible] بزرگ [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طلسم [illegible] کہتے ہیں۔

برداشت۔ [illegible] [illegible] انقلاب [illegible] [illegible] کی نشانی۔

ہم [illegible] کرتے ہیں
جو [illegible] [illegible] [illegible] ہیں

برہما موتن۔ [illegible]۔ انگریزی [illegible] دیہاتی [illegible] [illegible] اردو میں [illegible] [illegible] [illegible] جاتی ہے کہ [illegible] دیہاتی [illegible] [illegible] بیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لوگوں کے [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] جاتی ہے۔

بزدل - جو دوا [illegible] کبھی [illegible] سرپہ [illegible] لغت [illegible] بہرحال بزدل۔

بزکش - [illegible] کی کاٹ - معروف -

برص - انسان کو ابلق بنانے والی بیماری۔

برق - تخلص شاعر [illegible] بمشق میں [illegible]۔

برقعہ - [illegible] کا [illegible] پولیٹکل [illegible] - [illegible] کی پالیسی۔

برق آدم - گرم [illegible] - [illegible] کی نمائش [illegible]

برگ - [illegible] قسمت اہل ہند [illegible] سرسبز ہو [illegible] انگریزی۔ [illegible] ترجمہ اس کا [illegible] ہے اور مشہور ہے کہ رنڈی کی قسمت [illegible] دبی ہوتی ہے۔ [illegible] کی آمدنی [illegible]۔ فارسی میں [illegible] ساز و سامان بھی آیا ہے

سرگرم ننا فکر دگر ہیچ نہ دارد
طبع سحری برگ سفر ہیچ نہ دارد

بے سرو سامانی کی حالت میں ساز و برگ کا ذکر فضول۔

برم رائکس - اخبار نویس - [illegible] فرانسیسی [illegible]

برنکائٹس - [illegible] کی بیماری - [illegible] لہٰذا [illegible] کہ مرض رہے نہ بیماری۔

بری - [illegible] عادت و طبیعت

برہمن - [illegible] اول ماخوذ از برہم [illegible] - ذات والا صفات حکام ہند [illegible] - کیونکہ [illegible] اصطلاح [illegible] ہند [illegible] وسعت [illegible] کا قلم بھی کسی ترتیب کی پابندی سے بری ہے لہٰذا ترتیب حروف [illegible] لغات جدید میں [illegible] کی نظر سے

بحث - [illegible] کا دوسرا نام۔

بخل - [illegible] [illegible] اصطلاح [illegible]

بخت - [illegible] کے ساتھ - [illegible] اور نیک کے ساتھ [illegible]۔

بخار - بچوں کی [illegible] - [illegible]

نقصان نہیں ہوتا۔ [illegible] کی [illegible] آجاتی ہے [illegible] پیدا ہوتا ہے۔

بدعت - [illegible] کا نام۔

بدرنگ - [illegible] - آدھا [illegible] قابل [illegible]۔

بدل - [illegible] کھایا۔

بزم - [illegible] جمع ہو جائے [illegible]۔

برزن - [illegible]۔

بس - بالفتح [illegible] کی علامت۔ بالکسر [illegible] خصوصاً [illegible] - اگر [illegible] ہو تو [illegible] علامت۔

بسمل - شاعر [illegible] - ہر ایک [illegible] جو [illegible] کرے - [illegible] زبردستی کا بسمل۔ شاعر۔

بسم اللہ - بچوں کے مکتب کا دروازہ۔ انعقاد [illegible] کے وقت ضروری [illegible] تھا مگر آجکل ضروری نہیں [illegible] قانون اس سے خالی ہیں لہٰذا [illegible] ایسٹ کی [illegible] فضول اضافت ہے۔

بسمارک - [illegible] اہل فرنگ کے [illegible] مارک تھا۔

بساختہ - [illegible] کا دوسرا نام [illegible]۔

بسولا - مصرعہ [illegible]

بسہری - ناکارہ [illegible]۔

بسورنا - [illegible]۔

بسیرا - مکان [illegible] بازاری۔

بشارت - [illegible] اعلان [illegible] اہل ہند۔

بشر - [illegible]

بطریق - [illegible] مذہبی [illegible]۔

بقر - [illegible]

باقی آئندہ

ع - بلم دری

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

[illegible]

[illegible]

[illegible] - - - - - - - - - - - - - - - - مدعی

بنام

[illegible] مدعا علیہ

[illegible]

اطلاع

[illegible]

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

ارمغان شیراز

عرفی شیرازی کو کون نہیں جانتا ہے وہ شخص تھا جو [illegible] سال [illegible] ہے کہ وہ اعلیٰ شعراء [illegible] ارمغان شیراز [illegible] میں عرفی کے غزلیات کی منتخب ہے۔ مگر سید [illegible] صاحب [illegible] موسوی - ایم اے - ریسرچ اسکالر لکھنؤ یونیورسٹی کی [illegible] کے سامنے پیش کیا ہے [illegible] سید صاحب نے عرفی کی غزل گوئی [illegible] مشکلات پیش آتے ہیں ان کا علاج کیا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ سید صاحب نے تالیف کتاب میں بہت محنت سے کام لیا اور سلیقہ صرف کیا ہے۔

[illegible] بی اے [illegible] کے [illegible] شامل ہو گئی ہے۔ کتاب [illegible] آخر میں منتخب غزلیں ہیں۔

عرفی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودات استاد مرحوم سید محمد حاذق طہرانی کے پاس تھے ان سے [illegible] خواجہ غلام [illegible] مرحوم نے [illegible] تذکرہ مرحوم حاذق الملک حکیم اجمل خاں [illegible] کیا [illegible] مسودات [illegible] پھر وہ گم ہو گئے اگر [illegible] موجود ہوتے تو عرفی کی غزلوں میں [illegible] کی غلطی [illegible] ہو گئی ہیں وہ [illegible] ہو سکتے تھے۔ مگر [illegible] ہے کہ [illegible] عرفی کے [illegible] میں [illegible] نہیں۔ سید صاحب کا یہ خیال صحیح ہے کہ جب [illegible] کے [illegible] تمام [illegible] عرفی کے مرنے کے پچیس برس بعد مسودہ ترتیب دیا [illegible] ایک صاحب [illegible] کی طرح [illegible] سے [illegible] عرفی کے [illegible] غزلوں کے سیکڑوں شعر عرفی کے [illegible] گا۔

بہر کیف ارمغان شیراز [illegible] قابل [illegible] کتاب ہے۔ [illegible] مل سکتی ہے۔

جواہر طب حصہ اول

حکیم سید محمد ہادی صاحب گیاوی نے عام فہم اردو میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس حصہ میں [illegible] امراض کی علامات و اسباب و علاج [illegible] بیان کی ہے جو لوگ باقاعدہ درس نہیں لے سکتے [illegible] ہو سکتے ہیں۔ کاغذ [illegible] ہے کتاب کی چھپائی [illegible] ۹۰ صفحہ کا حجم ہے قیمت [illegible] روپیہ ہے۔

حکیم صاحب موصوف سے [illegible] ہو سکتی ہے۔

صد کلمہ علی ابن ابیطالب

عزیزی عالیجناب مرزا [illegible] عسکری صاحب نے [illegible] کتاب بہ غرض مطالعہ اس فرمائش کے ساتھ بھیجی تھی کہ [illegible] ہے کہ مترجم کی محنت کی داد دوں [illegible] جواہر [illegible] حکمت سے [illegible] اور علمی اعتبار سے دنیا بھر کے [illegible] میں سب سے پہلی کتاب نثر اللآلی ہے [illegible] سے کسی صاحب [illegible] نے جمع کی تھی اس میں [illegible] کلمات حکمت ہیں [illegible] پاک ہو جائے۔ نثر اللآلی کے بعد [illegible] نام سے ایک کتاب جمع کی گئی جس میں [illegible] اقوال ہیں۔ نثر اللآلی کا [illegible] دیوان حضرت علی ابن ابیطالب کے خاتمہ پر [illegible] کلمات [illegible] سے انتخاب کر کے چھاپ دیئے گئے ہیں لیکن [illegible] بمبئی میں چھپ چکی ہے۔

صد کلمہ علی ابن ابیطالب میں خوبی یہ ہے کہ [illegible] ترجمہ رشید وطواط [illegible] نے کیا ہے۔ ان [illegible] کی شان [illegible] ہماری زبان ادا نہیں کر سکتی۔ مسٹر اے ایچ [illegible] ایم اے آئی ای ایس - پرنسپل [illegible] اسلامیہ کالج [illegible] ساتھ رشید وطواط کا نظم ترجمہ [illegible] مقابلہ کر کے شائع کیا ہے اور انگریزی ترجمہ بھی خود کیا ہے۔ [illegible] لوگوں کو ان [illegible] اقوال پر عمل کرنا چاہئے [illegible] ہمیں یقین ہے کہ [illegible] ایک [illegible]

[illegible] ہے [illegible] قول (نمبر ۱) [illegible] انگریزی [illegible]

متن - الناس [illegible]

فارسی ترجمہ از رشید وطواط

مردمان غافل اند از [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انگریزی نظم از مسٹر [illegible]

Men are asleep—when they die, they become awake. (1) Men are heedless of their latter end. (2) One may listen all to the sleeping. (3) [illegible]

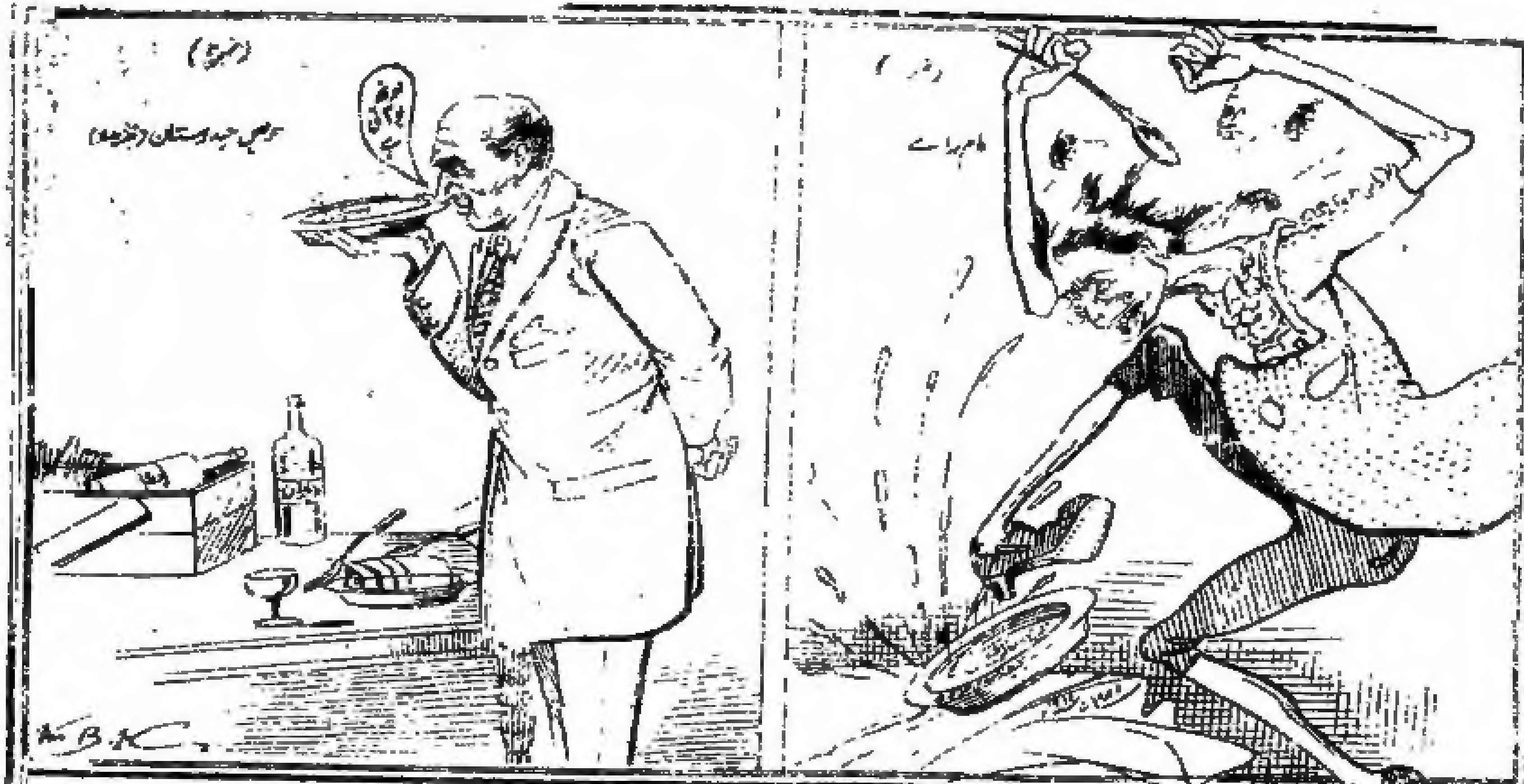
[illegible] میں [illegible] ہونی چاہئے۔ فقط۔

مراسلہ

(از جناب [illegible] لکھنوی)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

آجکل [illegible] ایک [illegible] کی بڑی آرزو ہے کہ [illegible] کمال [illegible] بہت [illegible] ہے [illegible] لیکن [illegible] کوئی نسبت ہی نہیں لہذا التماس ہے کہ آپ اودھ پنچ کے صفحات [illegible] کے واسطے [illegible] حضرات کی [illegible] فرما سکتے ہیں [illegible]



مدیرہ ہندوستان

"ڈاکٹے نہ دیا کتے نے کھایا جیب ہلی نہ سواد پایا"

مسز مرض انڈیا

"دور ہی کرو۔ قربان کیا تھا یہ سڑا ہوا گندی لوبی کا گندہ شوربہ"



تو ہم سے بیزار ہیں۔ کیا ہی خوب۔ علیٰ ہذا اور تحقیق وصول نجات کا کام اردو ہی سے نکلے نہیں ہو۔ اس طرح ختم ہونا چاہیے۔ اگر اودھ پنچ کے صفحات کی صورت کی نذر ہو گئے جو اودھ پنچ سے بیان داری عزت اس پرچہ میں کر کے جاتے ہیں کہ انکے کھولنے اک کر زوال ہو تو بھی بہتر ہوگا۔

یہ اصل میں ایک پرچہ ہے آپ کا پرائیوٹ خط دیکھ کے تعجب ہوا کہ آپ نے کس سے دوستانہ شکایت کی ہے اور کہا آپ بھلا جو آپ کی تحریر اچھی طرح سمجھے اور صحیح پڑھنے کی قابلیت رکھتے ہوں ان سے خطاب کیا ہے۔

....

تحریر جناب سراج الحسن سراج لکھنوی

حضرت۔ میں آپ کی عنایت اور رعایت کا مشکور ہوں۔ میں نے صرف دوستانہ شکایت کے طور پر چھیڑا ایک رقعہ لکھا تھا کہ آپس میں نہ بگڑے۔ مگر مہذب طریقے صاحب معلوم نہیں اپنے دل میں کیا سمجھے۔ شرم اور تہذیب دونوں اچھے عنوان تھے اگر میں اس پر کچھ لکھتا تو شاید لطف سے خالی نہ ہوتا۔ بہرحال جب تک ممکن ہے آپ کے دوستانہ مشورے پر عمل کروں گا۔ اذا مرّوا باللغو مرّوا کراما

والسلام   نیاز مند

مولانا پنچ کی نوٹ بک

شہادت غیر مقبول

عاشق صاحب جو راز عشق پوشیدہ رکھنے پر مرتے ہیں جب کبھی جان دینے پر آمادہ ہوتے ہیں تو معشوق کی گلی میں کھڑے ہو کے کھڑکی کھلنے، نقاب اٹھنے کا انتظار کرتے ہیں۔ ادھر وہ جلوہ آرا ہوا ادھر عاشق جانباز نے ازار بند سے افیم کی گولی یا سنکھیا کی پڑیا نکالی۔ اسے کھا کر نعرہ مارا مختصر وصیت کا مضمون تمام کیا "اے وفا ... دغا شعار ... ظالم ستم کیش۔ سنگدل۔" یہ کہا اور ... افیم کی گولی ... کی کالی والی سائیں کا نشے نہیں کھنچتی اب یہ کالا دھن ہے اور میں ہوں۔ بس اسی میں خیر ہے کہ ؎

قسم ز سینہ برلب ہوس نگاہ زبانی
بہار عمر گزرد کن کہ سبزہ چارہ باقیست

ورنہ خون تیری گردن پر ہوگا۔"

اگر تیر پوشیدہ ما پہ پہونچا تو خیر۔ نہیں تو بھولا سا منہ کھولا بکری کی دم سے ہچکیاں یا پھر ہچکی ہونی طرح حلق کے سوراخ میں ہچکیاں بھریں۔ بیچارہ ٹوٹا بھر کو خبر چھپا نہ سکا۔ میں یہ جان دی ہو تو جان گیا۔

ملک یا وطن کا عشق پوشیدہ رکھنے کے قابل نہیں۔ اس عشق میں پٹنے اور کھانے بیڑیاں پہننے میں رسوائی نہیں۔ کشتی ہے تو سوا انگشت بر حرف پنچ ز نقاب ...

راز عشق میں گو تشہیر ہوئی
لیکن اسے جا تو دیا جان تو گیا

گورنر ... کے وزیر اعظم سر حبیب الحسن کی سرگزشت جب وطن عجیب و غریب ہے سنا جاتا ہے کہ آپ وطن کو رخصت ہوں، انگریزوں اکیلیں میں دیکھ کے آپ جے سے باہر ہو گئے۔

تپ عشق تو ہرگز نمی تو انم دید
کہ کشتۂ ... شور دیگر سے وطن زندہ

غیرت نے کچھ یہ نہ کھلایا کہ ذہنی کسی دور سے کی شیشی کو قطری کے دروازے بند کیے اور پستول سینہ پر رکھ کے داغ دیا۔ شائقین سے آواز ہوتی دھشن ... عاشق سرفراز ہوا ہے کہ راز عشق کا محرم کسے بنایا۔ صاحبزادہ علیہ اقبال کو جو یورپ میں بغرض تعلیم قیام پزیر ہیں۔ عزت کسی کی ہو ابھی نہیں معلوم ہوئی۔ مگر جس صورت میں عاقبت کو دخل ہوتا ہے اسیری بہت گوارا ہے۔ جو یہیں پر اپنے وطن اپنی جان دیتے رہے تو پہلی وطن بے عزتی کی رہ جائے گی۔ ... لیلا السین ... کے ساتھ کہ غار خود بخود جل گئے۔ آرام نصیب دشمنان وطن ہوگا ہندو وطن کو فائدہ پہنچے گا نہ اہل وطن کو۔

بس ہماری درخواست ہے یہ شیخ صاحب ... کی بزم کے صدر ہیں ان کا نام نامی عشاق کی اس فہرست میں درج کرنے کے قابل ہے جس کا نام ... آدمی سہی لیجئے۔ اگر یہی فائدہ ہوتا کہ اہل وطن اس رنگ اعتقاد کا پردہ کھلا کرتے اور اقبالیت کو مقتدی اپنے واپس لینے کی سعی فرماتے تو خیر جان کی تھوڑی سی قیمت مل رہتی۔ اب تو یہی شکل ہے یہ جوتا اپنی جان سے گئی کھانے والوں نے مزا وہ پایا۔ بڑی برائی ہے کہ دوستوں کی طرف سے چند ہمدردی کے تار خاندان والوں کے نام آ جائیں گے۔ یا چند بے رخوں سے اس حماقت کی جھوٹی داد خدا کیا کے ذریعے سے دینگے۔

قاتل جب تک غیر ہو اس وقت تک مقتول کے ساتھ ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ وزیر صاحب کی جان کا دیا ہی دغیرت وطنی کے سر جبر کا جائے تو غیرت چڑیل قابل قدرت نہیں رہتی۔ چند روز غیرت بدنام ہو گی وطن کے دل سے دماغ سے نکال باہر کر دی جائے گی۔ دنیا کا دھندا عبرت حاصل کرنے یا عبرت دلانے سے چلتا ہے۔ اس صورت کو عبرت سے کوئی علاقہ نہیں۔ اور اگر مذہبی اعتبار سے نظر کیجئے تو نفس محترم امانت خدا ہے۔ اپنی خواہشوں پر قربان کرنے کا حق کسی شخص کو نہیں۔ وہ تو جان آفریں جنت کے عوض مول لے چکا۔ ہر جانباز کو جان دینے سے پہلے مرضی مالک حضرت کی اجازت لینی چاہیے۔

یہ چند روزہ جو رو را اب روح کا طائر قفس عنصری میں رہنے سے انکار کرتا ہے ہم سے کہتا جاتا ہے ؎

ما کبھی ... زروئے تیغ رہا آزاد کن

اس بارے میں حکیم صاحب عنایت ہو لوگوں کو کو ہدایت کی جائے کہ نوح روح کے تمام اوزار مہیا رکھیں۔ واجب ہو عرض ضرور

جان آفریں کی منشا حکمت انتظام کرے گی بیماریاں۔ نیم حکیم حکومت وقت کے علاج ... ہیں چار۔ لڑائی جھگڑے۔ ورنہ خواہ وجہ ... بہر حال واسطہ اور مرض جو بھی ... ساری ... جیسے ... ہیں۔ بہر کیف معلوم ہو جاتا کہ ... میاں ... جان دینے پر خوش ہیں تو بہتر ہو جاتا۔

پولیٹیکل تنحنح (کھنکار)

عرب کے ایک شریف نے اپنے بھائی سے اس بات پر فخر کی کہ شمار بھائی ہو اور کھنکار نہیں تو تجھے درہم دوں گا۔ بھائی تھا چالاک اس نے ایک گھونٹ پیا۔ تھے جو سے میں مکھن کی ٹکیاں ہوتی ہیں جو حلق میں پھنس جاتی ہیں اور مجبوراً کھنکارنا پڑتا ہے۔ یہی جب گھونٹ پیتے ہی کھنکارنے کی ضرورت ہوئی تو بھائی صاحب نے فوراً کہا "اصلحو" یعنی حلق کی قرأۃ میں لگے پر قصد دیا جاتا ہے اصلحو کی وجہ سے کھنکار کا فائدہ دیا۔ دوسرا گھونٹ اٹھا کر پھر اصلحو وہ بھی اتر گیا تیسرے گھونٹے میں فرمایا نافعہ اصلحو۔ اب دونوں بھائیوں میں بحث ہونے لگی فریق نے کہا دونوں تنحنحت" (تم نے کھنکارا) بھائی نے برجستہ جواب دیا "من تنحنح فلا اصلحو" (کھنکارنے والے کی اصلاح نہیں) دونوں بھائی ادیب تھے فریقین نے شرط کھنکار کی قید لگائی تھی کوئی بات چیت کی قید نہ تھی۔ بھائی نے شرط جیت لی۔

ہمارے وائسرائے صاحب بہادر ولایت گئے تھے ملکہ معظمہ سے پیش گفتگو فرمانے۔ ہی آئے تو ہندوستان میں پہونچ کے کھنکارنے پر مجبور ہوئے۔ اس کھنکار پر وائسرائے پارلیمنٹ سے آواز نکلتی ہوئی "تنحنحت" تو چپ ہوئے گورنر جنرل صاحب یوں گلا صاف کیا "من تنحنح فلا اصلحو" یعنی کہ یہ کھنکار رجعیت کا ملک کرنے کی غرض سے تھی لیکن کھنکار کی صورت دیکھی تھی اہل ہند میں سے کچھ لوگ اس حلقی قرأۃ کو "اخ تھو" کہے۔ اور بعض نے سوالی پر فخر کرنا شروع کیا کہ گھنٹی اصلحو (ہندوستان کا نیا ساخر بصورت ہو) نہیں فیصلے رفاقت کی گفتگو بڑی ہوا تو نا نافعہ اصلحو (اصلاح میں) نہیں بہت بھلا لگتا ہوں۔ یا یہ کہ اب ہمارا بارتی ہندوستان میں جس ہو گئی پہ لکے کو پیا ہو تو صریح کھنکار ہے۔ کوئی کہتا ہے باتیں ہیں اور سب نا خاص باتیں ہیں۔ پھر ہم کہ جو لوگ ان لوگوں میں ہیں جو وائسرائے کے اعلان کو کھنکار سمجھنے اور قبول اصلاح نے کا ان پر الزام لگاتے ہیں ان کے دماغ میں ابھی تک قرارداد کی بو موجود ہے ہم ہے ہمیں تو یقین ہے کہ آج پولیٹیکل تنحنح ہے گلا صاف کرنا مقصود کھنکار نے والا کوئی اختیار کرلی۔ بہادر لگیا۔ لیکن وہ جو دواسیں لیں کا خیر خاص رہی کی شکل میں ہیں تسلیم ہوگیا اس کا استعمال ضروری ہے مختار تنحنح ہوگی تنحنح نہیں ہوا گویا کا سارا دیا گیا ہے۔ اور ہم بھی یہ سمجھے گئے ہیں جب ہم کا اگر کا کھنکار نہیں تو درحقیقت غیر مخصوص الفاظ کا جیسی اختیار کریں۔ اخ اخ اخ اخ اخ اخ یعنی تنحنح فلا اصلحو۔

الغرض اگر تنحنح نہیں کیا تو لارڈ وائسرائے کے اعلان تنحنح کے متعلق پارلیمنٹ کے ان صاحبوں کو تنحنح اور تردد کی نظر اور لغو لیشن کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ گورنمنٹ کی طرف کا کھنکار جلد اکسیر ہوگا گولی قریب کے پیٹ کا اور بادشاہ کے کلیجے کی چپلی یا جھالی اور دوسری کھانسی اور تنحنح کا مرض رفع۔ تاکمن۔ تعال۔

المتصلات

آخر وہی ہوا جو ہم نے کہا تھا یعنی پاسنل ہو ہو بی کا ہو سیل شیرا العدل ہو چکی تحریف ہی تعلیمی سے گزار کیا جا رہا ہے خود دل ہا چار ہی ہم نے کہا تھا کہ میں
عجب اسٹرے وال یاشلہ کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں سے
یہی مدعا گاہ کا پیل سیاں را اوضح ہے جا
کہ یہ بہرہ ہوں ہی ہوا ہم کا تجربہ ہو نہیں ہوگا
داں اسٹر گئے ہیں اسے آتے ہیں ہی بجا ہے سے
پر ترا صبح اے دشمن شہر گردن چلے ہے
اے بس سیل ہی ما انگشت یا رہا
اور سالانہ جلسے میں جس کے مرکز اور گرنے جانا ہے اب وہ ہنگامہ نادری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں شیشہ گری کی مضامین کا طرت حاصل ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو سرود بیٹے حکومت انھیں اپنا ادب اور دشمن خیال کریں کیا وجہ کہ

عجب ہو کہ وہاں کاک وہ دیا ہے دشمن ہی سے
پہلی گردش یاد شمشیر کرتا
وہ ادب عجب یا اس دل نے جانا
کا آ وہ ہے بہت خدا خیر کرے۔

لاہور سے ایک ہفتہ وار اخباری کا اضافہ ہو تو حادہ ہوا ہے۔ اگر ہر ہفتے تین اخباروں کا اضافہ ہوتا رہا تو بنجاب اخباروں کا شمار اخبار کی تعداد سے بڑھ جائے۔ بہرحال آنکہ انداز کی خدمت میں ہی یہ دیا ہے ورسالہ کا فرض ہے۔

ریفیق ہند نام کا ایک ہفتہ وار پرچہ بھی عجیب شائع ہوا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے کہ پالیسی کی تقسیم قدم جانے کے بعد کی جائے گی۔ مجتہد ہو شاہ صاحب کا ادعا ہے کی پالیسی ہمارے نزدیک بھی قابل ستائش ہو تو اس صورت ہم بھی آپ کے خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ پالسنل شریک رحمت و مسعود محمد ہمارے کھائی چھپائی خاصی ہے۔ قیمت فی پرچہ دو پیسے ریفیق کے حالات کے اندر کمی ہوتی ہے لیکن سالانہ قیمت اسٹر کہ آ کا دل بیل ہیں نہ لی۔

نیا صاحبزادہ سرسے اخباری کا دو دن پرچہ طبع تنقلمان اور وعدے کے اصلاح اعمال و اقوال کے ذریعے کیا مقرر ہے کہ انھوں نے بردل اور ابھرتوں کو ایک ہی اکٹھے ہی سے باندھا ہے۔ ہم کو امتراض منقولیت کیوں ہو لوگ اچھے ہیں وہ کیسی بنا رکھتے ہیں۔ اگر ایسے تعداد اخباری کا فائدہ وں اور بعدوں کی اصلاح ہی نہ کی گئی ہو بیان سے جیا اگر لارڈ وسٹ نیم اور اونڈ ریڈنگ یا سر انگیل اور ڈیر پاکل اعدہ گل عورت خاطرات ہی ہے جس میں رکیا کر کے ہندوستان آنے جو جاتا ہے لارڈ نٹین جس ہوگا۔ کیا سعی کرنا کو ہو ہندوستان نے کہا کہ ان میں پالو اور دشمن نبایا ہے۔ زیست کا العنوان شمس پالیسی کی زندگی تنگ ہے۔ دو زندگی کیا ہو در شمنی کی اور نہ ہی سنہرا اہل عالم سے التماس ہے کہ ان لوگوں کے طول عمر کی دعائیں مانگتے رہیں۔ یا اللہ ان کی ترقی دردا کر ہم آنکھوں سے دیکھ کی کیلیں اور اصلاح عقلی ہم پر صحیح معنی میں توادائش فرمائے۔ آمین

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

[illegible]

ملنے کا پتہ

سکسینا کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

[illegible]

منیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۷ء

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

صرف ایک دن کے لئے نصف قیمت۔ آپ ایک ہی دن میں اپنے آرڈر بھیج دیجئے

نصف قیمت

الفاروق

سرگذشت

المامون

الغزالی

فارسی بول چال

ترکی بول چال

عربی بول چال

انگریزی بول چال